سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۰۰

نقش قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

گناہوں سے بچنے کا راستہ

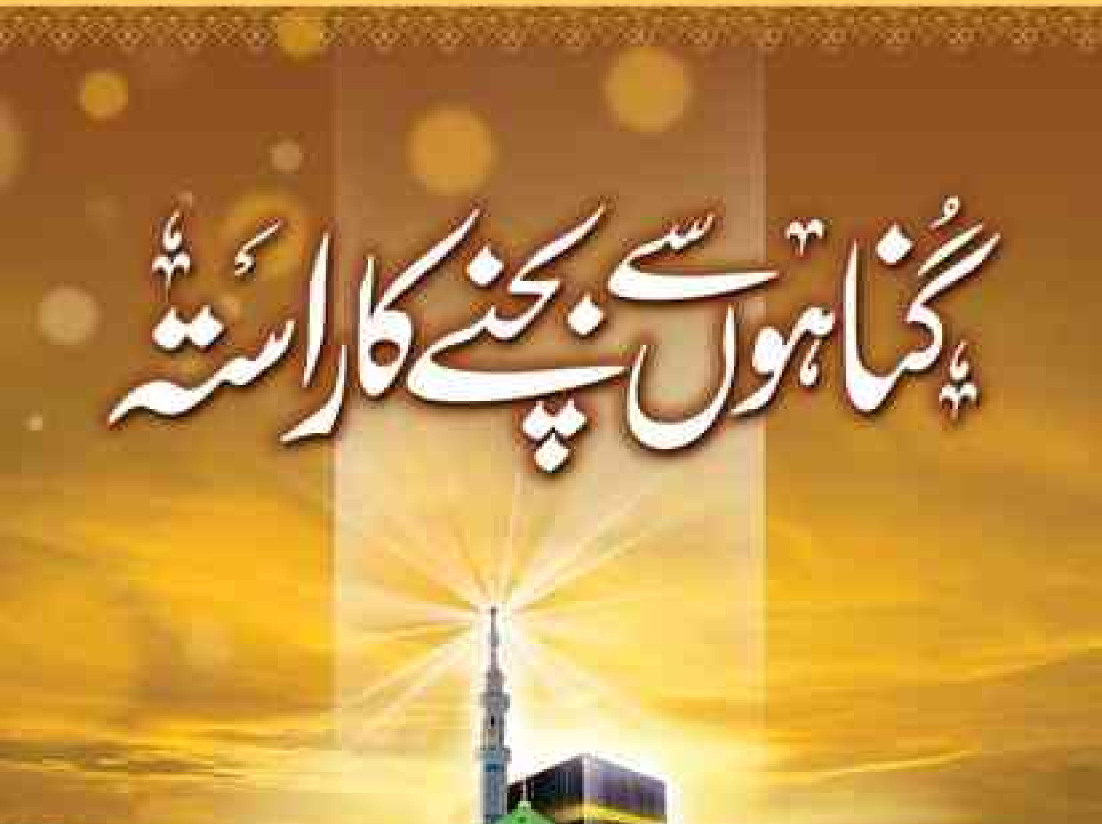

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۰۰

گناہوں سے بچنے کا راستہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت وارشاد

حکیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ امیدِ نصیحت دوستو اس کی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا دامت برکاتہم کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : گناہوں سے بچنے کا راستہ
واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ وعظ : ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعۃ المبارک
مقام : مسجد اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ اشاعت : ۲/ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱/ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات
زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

عنوانات

فہمِ دین صحبتِ اہل اللہ سے ملتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶
غیر شرعی تقریبات میں شرکت کا حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷
فوٹو گرافی شیطانی عمل ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸
تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنا ممنوع ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹
دل کی تباہی کی چار علامات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰
پہلی علامت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱
دل کی تباہی کی دوسری علامت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲
سلام کرنے کا مسنون طریقہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳
مسجد کا ایک اہم ادب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
بد نظری عورتوں کے لیے بھی حرام ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
بے پردگی کا وبال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶
شرعی پردہ نہ کرنا بے حیائی اور بے غیرتی کی علامت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶
بے پردگی… عقل کی نظر میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
غیر اللہ سے دل لگانے کے نقصانات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
دل کی تباہی کی تیسری علامت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
دل کی تباہی کی چوتھی علامت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
قانونِ الٰہی میں دخل اندازی کرنا بغاوت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
سنت کے مطابق نماز پڑھنا سیکھو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
جمعہ کے دن کے سات اعمال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴
دعا کا مسنون طریقہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵

www.khanqah.org

گناہوں سے بچنے کا راستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ [1]

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم)! آپ نصیحت فرمائیں، نصیحت ایمان والوں کو مفید ہوتی ہے۔ بس دوستو! اسی وجہ سے یہ محفل منعقد کی جاتی ہے تاکہ قرآنِ پاک، حدیثِ پاک، فقہائے کرام، علمائے دین، مشائخ اور اپنے بزرگوں کی باتیں سنائی جائیں۔ اس سے نصیحت کرنے والے کو بھی نصیحت ہوتی ہے اور آپ کو بھی نصیحت ملتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے۔

چناں چہ مقرر کو بھی نفع ہوتا ہے کیوں کہ وہ بھی تو مومن ہے، وہ بھی سوچے گا کہ میں کیا بیان کرتا ہوں اور کیا عمل کرتا ہوں، اپنے قول و فعل میں توازن قائم کرے گا، استغفار کرے گا، اللہ تعالیٰ سے روئے گا اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی فکر کرے گا۔ اس آیت کے ذیل میں علامہ شعرانی **الیواقیت والجواھر** میں لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر کسی کی نصیحت اثر نہیں کرتی، میں چکنا گھڑا ہوں، مجھ پر کتنا بھی پانی بہاؤ کوئی اثر نہیں ہوتا، مجھے کسی وعظ و نصیحت سے نفع نہیں ہوتا حالاں کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ ایمان والوں پر نصیحت اثر کرتی ہے اور تم کہتے ہو کہ مجھ پر نصیحت اثر نہیں کرتی، تو معلوم ہوا کہ تمہارے ایمان میں شبہ

---

[1] الذّٰریٰت:۵۵

ہے، ایسا شخص اپنے ایمان کی خیر منائے، اللہ کے آگے روئے تاکہ اس پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ دین کی سمجھ عطا فرمائے۔

فہمِ دین صحبتِ اہل اللہ سے ملتی ہے

ایک من علم کے لیے دس من عقل و فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے علم کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کی صحبتوں سے دین کی سمجھ بھی حاصل کرنی چاہیے، خالی علم سے ذہن میں وہ تیزی، ذکاوت اور نورانیت نہیں آتی جب تک اہل اللہ کی صحبت نہ اختیار کریں۔ دین کی سمجھ کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ میری شادی کے لیے دعا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت! استغفار سے شادی کا کیا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نوح میں وعدہ فرمایا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲[۲]

تم اپنے رب سے استغفار کرو، وہ بڑے غفور اور رحیم ہیں۔ آسمان سے بارش نازل ہوگی، قحط دور ہوگا اور مال و اولاد بھی دیں گے۔ باغات بھی دیں گے اور نہریں بھی دیں گے۔ اس نے کہا حضرت! اس میں ایسا تو کوئی ذکر نہیں آیا کہ شادی بھی ہوگی اور بیوی بھی ملے گی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم بڑے عجیب آدمی ہو، کیا اولاد کا وعدہ نہیں ہے؟ تو جب اولاد دیں گے تو بیوی کے بغیر دیں گے؟ جب اولاد کا وعدہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ شادی ہوگی تب ہی تو اولاد ملے گی۔ یہ ہے تفقہ اور علم میں برکت جو اہل اللہ کی صحبتوں سے حاصل ہوتی ہے، لوگ یہ آیتیں پڑھتے رہتے ہیں لیکن کسی کا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ استغفار کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شادی ہونے اور بیوی ملنے کا بھی اعلان ہے۔ اسی ذکاوت اور تفقہ پر ایک اور واقعہ یاد آگیا۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

۲؎ نوح: ۱۰-۱۲

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے یا بیٹھ کر تو آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی:

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا [۳]

کہ میرے نبی کو قائم یعنی کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ نیا نیا اسلام آیا تھا، ابھی صحابہ کی مکمل تربیت نہیں ہوئی تھی، وہ قانون نہیں جانتے تھے، ان کو یہ پتا نہیں تھا کہ خطبہ چھوڑ کر جانا ناجائز ہے۔ اس وقت شدید قحط تھا، انہوں نے سوچا کہ اگر ہم نہیں جائیں گے تو غلہ ختم ہو جائے گا، لیکن سب نہیں گئے تھے، بارہ صحابہ رہ گئے تھے۔ علامہ آلوسی نے نقل کیا ہے کہ اگر یہ بارہ صحابی بھی نہ رہتے تو اللہ کے غضب کی آگ برس جاتی،[۴] ان کے طفیل سب بچ گئے تو حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت سے ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دے رہے تھے تو کھڑے تھے جس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا قرآن سے ثابت ہے۔ یہ ہے تفقہ، علم کی صحیح سمجھ۔ عام آدمی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا۔

غیر شرعی تقریبات میں شرکت کا حکم

ایک مسئلہ یاد آگیا، اسے بھی بتانا ہے کہ جس مجلس میں کوئی نافرمانی ہو رہی ہو، چاہے وہ ولیمہ کی دعوت ہو یا شادی بیاہ کی یا کوئی جلسہ ہو غرض کسی قسم کی کوئی بھی تقریب ہو اگر وہاں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو مثلاً مرد اور بے پردہ عورتیں آپس میں مل جل رہے ہوں، فوٹو کھنچ رہے ہوں یا مووی بن رہی ہو تو ایسی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا يَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمَحْظُوْرُ [۵]

۳؎ الجمعة:۱۱

۴؎ روح المعانی:۲۸/۱۰۷، الجمعة (۱۱)، دار احیاء التراث، بیروت

۵؎ مرقاة المفاتیح:۴/۲۰۷، باب البکاء علی المیت، دار الکتب العلمیة، بیروت

ایسی مجلس میں جانا جائز نہیں جس میں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو۔

اس میں دوسری صورت یہ ہے کہ تقریب تو شریعت کے موافق ہو مثلاً دعوتِ ولیمہ اور شریعت کے مطابق خواتین کے پردے کا بھی اہتمام ہو لیکن جب کھانا کھانے بیٹھے تو بعض لوگوں نے غیبتیں شروع کر دیں، لہٰذا اب ایسی جگہ سے فرار اختیار کرنا چاہیے، غیبت سننا حرام ہے کہ نہیں؟ لہٰذا اب وہاں سے فوراً اٹھ جانا واجب ہے، یہ نہیں کہ مرغی کی ٹانگ پلیٹ میں رکھ چکے ہیں اب چوس ہی لیں تب اٹھیں گے، ایک منٹ بھی دیر کر دی تو گناہ گار ہو گے، یہ کہہ کر فوراً اٹھیں کہ اب غیبت شروع ہو گئی، اگر آپ بند کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں جاتا ہوں۔

فوٹو گرافی شیطانی عمل ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ دعوتِ ولیمہ کھاتے کھاتے اچانک فوٹو گرافر کی جماعت آگئی۔ افسوس! اس زمانے میں تو لوگ ناجائز کو ناجائز ہی نہیں سمجھتے، بیماری کو بیماری نہیں سمجھتے، شیطانی کاموں کو شیطانی کام نہیں سمجھتے، کہتے ہیں کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں، ہم کوئی بت تھوڑی بنا رہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ بس مٹی کی مورتی اور بت وغیرہ بنانا منع ہے حالاں کہ حدیثوں میں صراحتاً موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر ایک پردہ تھا، اس میں چھوٹی چھوٹی تصویریں بنی ہوئی تھیں، یہ تصویریں پردے پر تھیں، سنگِ مرمر یا مٹی کے بت نہیں تھے، لیکن یہ تصویریں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصور کو ہو گا۔ اور جب تک وہ پردہ نہیں ہٹا دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل نہیں ہوئے۔

جہاں تصویر کشی ہو رہی ہوتی تھی وہاں علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ڈنڈا لے کر تصویر بنانے والوں کو دوڑا لیتے تھے۔ یا تو اتنی طاقت ہو کہ ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو بھگا دو لیکن اگر ڈانٹ ڈپٹ سے بھی وہ نہیں بیٹھے تو چاہے وہ دوسروں کی تصویر بنا رہا ہو، آپ کی نہ بنا رہا ہو تو بھی چوں کہ اس مجلس میں منکر اور شریعت کے خلاف کام ہو رہا ہے لہٰذا وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔ غیر مقتدا کسی دوسرے کمرے میں جہاں منکر نہ ہو رہا ہو، خلافِ شرع کام نہ ہو رہا ہو بیٹھ سکتا ہے لیکن مقتدا کو وہاں بھی الگ ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے، جہاں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہو

اس کے قریب میں بھی مقتدا کے لیے بیٹھنا صحیح نہیں ہے، ایسے کھانے سے نہ کھانا اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے اور توفیقِ توبہ نصیب فرمائے، آمین۔

بعض اوقات لوگ دعوت دیتے وقت وعدہ کرلیتے ہیں کہ دعوت میں کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوگا، لیکن تجربہ یہی ہے کہ عموماً ایسے وعدے پورے نہیں ہوتے۔ تقریب کے عین درمیان میں اچانک تصویر کشی شروع ہوجاتی ہے، دعوت دینے والے بھی معذرت کرتے ہیں کہ میرا سالا امریکا سے کیمرا لایا ہے، سمجھانے پر بھی تصویر کھینچنے سے باز نہیں آرہا ہے، سالے نے سارا مصالحہ خراب کردیا ہے۔ آج کل تو اسی میں خیر معلوم ہوتی ہے کہ ایسی دعوتوں میں شرکت سے باز آؤ، کسی کی کوئی بات نہ سنو، کسی کا کوئی انتظام ونظام نہیں ہوتا۔

تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنا ممنوع ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تفاخر کرنے والوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تفاخر کس چیز کا نام ہے کہ انسان دس ہزار آدمیوں کو جمع کرلے اور دو لاکھ روپے روشنی اور پنڈال پر خرچ کردے۔ یہ تفاخر نہیں ہے؟ جس کام پر دو لاکھ خرچ کیے ہیں وہ کام بیس ہزار سے بھی ہوسکتا تھا۔ اگر کسی کے پاس دولت کی فراوانی ہے تو اس دولت سے مسجد بنادے، صدقۂ جاریہ ہوجائے گا، شادی بیاہ میں خرچہ کم سے کم کرو۔ حدیثِ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مَؤُنَةً[۶]

بابرکت نکاح وہ ہے اَيْسَرُهٗ مَؤُنَةً جس میں خرچ زیادہ نہ ہو۔ جتنا ہوسکے سادگی سے نکاح کرو۔ اس سے غریب لوگوں کو بھی سادگی اختیار کرنے کا راستہ ملے گا۔ غریب لوگ اپنی بیٹیوں کو بٹھائے رکھتے ہیں کہ میرے بھائی نے تو اتنا خرچ کیا میں کہاں سے لاؤں؟ اگر کم خرچہ کرتا ہے تو لوگ اس کو حقیر سمجھتے ہیں کہ دیکھو اس کے بھائی نے تو بڑے ٹھاٹھ سے شادی کی لیکن یہ بھائی پھٹیچر ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ افسوس! ان رسومات نے دنیا کو عذاب بنادیا ہے، عقل میں ایسا

[۶] کنز العمال: ۲۹۹/۱۶، باب فی اٰداب النکاح، مؤسسة الرسالة

گوبر بھرا ہوا ہے کہ لوگوں کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ معاشرہ عذاب میں مبتلا ہو رہا ہے۔ اگر سب لوگ سادگی اختیار کر لیں تو ان شاء اللہ راستہ بالکل آسان ہے، بڑی آسانی سے شادی بیاہ ہو جائیں گے، مگر آج کل تو سودے طے ہوتے ہیں کہ صاحب میں اپنے لڑکے کی شادی کروں گا آپ کیا کیا دیں گے؟ ذرا اس کی لسٹ تو دِکھا دیں تب میں رشتہ دوں گا اپنے بیٹے کا۔ کیا یہ رشوت نہیں ہے؟ سوال نہیں ہے؟ بھیک مانگنا نہیں ہے؟ یہ حرام نہیں ہے؟ غنی اور مالدار کا سوال کرنا ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے، مانگنا حرام ہے۔ جس کے پاس ایک وقت کی روٹی ہو، اس کو مانگنا جائز نہیں ہے۔ لیکن آج کل تو مانگنے والوں کا بینک اکاؤنٹ تک کھلا ہوا ہے۔

ایک آدمی شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بھیک مانگ رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے لولا تھا۔ ایک دن میرے یہاں آیا کہ صاحب! میری شادی ہونے والی ہے، کوئی مجرب دوا ہے؟ میں نے کہا کہ ہے تو مگر بہت قیمتی ہے اور تم تو بھیک مانگتے ہو، تم اتنے روپے کہاں سے دو گے؟ کہنے لگا کہ صاحب! جتنی بھی قیمتی دوا ہو، میرا بینک میں اکاؤنٹ ہے، کل ہی رقم لے آؤں گا، مگر راستے میں کسی نے اس کی جیب کاٹ لی، مجھے بتایا تو میں نے کہا کہ جیسے کمایا ویسے گنوایا۔

کوشش کرو کہ مسجد میں نکاح پڑھاؤ تاکہ اطمینان رہے کہ کوئی فوٹو گرافر نہیں آئے گا لیکن بعض اوقات مسجد میں بھی فوٹو گرافر گھس جاتے ہیں، مساجد میں بھی بہت ہوشیاری سے رہنا پڑتا ہے، اس لیے مسجد میں جب نکاح ہو تو تھوڑی تھوڑی دیر میں اعلان کرتے رہو تاکہ کوئی تصویر کھینچنا شروع نہ کر دے، جیسے ہوائی جہاز میں اعلان ہوتا ہے کہ ہوا ناموافق ہے، بیلٹ باندھ لو تو ایسے ہی آج کل کیمرے والوں کی ناموافق ہوا سے ہوشیار رہو۔

دل کی تباہی کی چار علامات

میں نے نصیحت سے متعلق آیت پڑھی تو آپ کو شادی بیاہ کی نصیحت سنا دی۔ اب دوسری نصیحت سن لیں۔ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کے تباہ ہونے کی چار علامات ہیں۔ یہ علامات سن کر فیصلہ کریں کہ ہمارے سینوں میں آباد دل ہیں یا ہم لوگ برباد دل رکھتے ہیں۔

پہلی علامت

دل کے تباہ ہونے کی پہلی علامت یہ ہے کہ وعظ کرکے دل خوش ہو۔ کون سی خوشی؟ نعمت پر شکر والی نہیں، اکڑ فوں بڑھانے والی، کبھی نفس فوں فاں کرتا ہے کہ آج میں نے وعظ کہا ہے اور ایسا عمدہ کہا ہے، لہٰذا وعظ کہہ کر دل میں نشہ آئے کہ واہ میں نے کیا عمدہ وعظ کہا تو یہ علامت دل کی تباہی کی ہے، اور دل کی سلامتی کی علامت یہ ہے کہ خوف پیدا ہو جائے کہ پتا نہیں قبول ہے یا نہیں، ہر عمل جس کے بعد یہ خوف پیدا ہو کہ یا اللہ! میرا یہ عمل آپ کی شان کے قابل نہیں ہے لہٰذا آپ بہ تکلف میری عبادت قبول فرمالیجیے۔ یہ علامت ہے کہ یہ عمل مقبول ہے۔

واعظ کو بھی سوچنا چاہیے کہ کیا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس وعظ کو قبول فرمائیں؟ ہو سکتا ہے کہ اسی پر پکڑ ہو جائے کہ تم نے صحیح وعظ نہیں کہا، صحیح ترجمانی نہیں کی، اس لیے وعظ کے بعد دل میں خوف پیدا ہو کہ معلوم نہیں وعظ قبول بھی ہوا یا نہیں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ کے حکم سے کعبہ بنایا اور کعبہ بنا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے ہمارے رب! ہماری عبادت آپ کی شان کے مطابق تو نہیں لیکن آپ بہ تکلف ہماری اس عبادت کو قبول فرمالیجیے، تقبل باب تفعل سے ہے اور باب تفعل کی ایک خاصیت تکلف ہے، جیسے کہتے ہیں کہ مَرِضَ زَيْدٌ زید بیمار ہوا لیکن اگر باب تفعل سے کہیں گے تَمَرَّضَ زَيْدٌ تو اس کا مطلب ہو گا کہ زید بیمار بنا یعنی زید حقیقت میں بیمار نہیں تھا بہ تکلف بیمار بنا پس تقبل میں یہ درخواست ہے کہ اے اللہ! بہ تکلف ہمارے عمل کو قبول فرمالیجیے اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بے شک آپ سمیع اور علیم ہیں۔

تفسیر روح المعانی میں سمیع اور علیم کی تعریف لکھی ہے سَمِيْعٌ بِدَعْوَاتِنَا وَعَلِيْمٌ بِنِيَّاتِنَا [1] یعنی آپ ہماری دعاؤں کو سنتے ہیں اور ہماری نیتوں کو جانتے ہیں، ہمارے اس عمل کو قبول فرمائیں۔ معلوم ہوا کہ ہر عمل کے بعد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کہنا آدابِ بندگی ہے جو

[1] روح المعانی: ۱/۳۸۵، البقرۃ (۱۲۷)، دار احیاء التراث، بیروت

نبیوں نے سکھائے ہیں۔ ہر عمل کے بعد یہ دعا کیجیے۔

حاجی حج کرے تو دعا کرے کہ اے اللہ! اس حج کو قبول فرمالیں، تلاوت کریں تو دعا کریں کہ اے اللہ! اس تلاوت کو قبول فرمالیں، اللہ کے راستے میں خرچ کی توفیق ہوئی، دعا کریں کہ اے اللہ! اسے قبول فرمالیں، کوئی نفل پڑھی رونا آگیا تو دعا کرو کہ اے اللہ! میرے یہ آنسو قبول فرمالیں۔ اکڑ و مت کہ اے اللہ! یہ تو قبول کرنا ہی پڑے گا۔ روتے رہو، عاجزی کرتے رہو۔ یہ آدابِ بندگی نبیوں نے سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ[۸]

مقبول بندوں کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں خوب خرچ کرتے ہیں لیکن ڈرتے بھی رہتے ہیں اور کس بات سے ڈرتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْهُمْ[۹] ڈرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے اعمال قبول ہیں یا نہیں؟ نماز سب سے بہترین عبادت ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھتے تھے۔

دل کی تباہی کی دوسری علامت

دلِ برباد کی دوسری علامت یہ ہے کہ غیر اللہ سے دل پھنسالیں، کسی کی شکل اچھی لگی اس کو ٹکاٹک دیکھ رہے ہیں، اس سے باتیں کر کے دل بہلا رہے ہیں، غیر اللہ سے دل بہلانا دل کی بربادی کی علامت ہے کیوں کہ یہ شکلیں فانی ہیں، کل کو ان شکلوں کو دیکھ کر روئیں گے، شرمائیں گے، جب ان کے منہ میں دانت اور پیٹ میں آنت نہیں ہوگی، ویسے یہ غلط محاورہ ہے، دانت تو ٹوٹ جاتے ہیں، آنتیں کیسے ٹوٹیں گی، آنتیں نہیں رہیں گی تو مر نہیں جائے گا؟ یہ محاورہ آدھا صحیح ہے، آدھا غلط ہے۔ ایک بات چل پڑے تو آدمی دیکھا دیکھی وہی کہہ دیتا ہے

---

۸ المؤمنون:۶۰

۹ جامع الترمذی:۱۵۱/۲،کتاب التفسیر سورۃ المؤمنون،ایچ ایم سعید

غور نہیں کرتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں آج تو اتنی بھوک لگی ہے صاحب کہ میری آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی ہیں، میں کہتا ہوں توبہ کرو، آنتوں میں پاخانہ ہوتا ہے، آنتوں کی نسبت قرآن کی طرف کرتے ہو، سخت بے ادبی ہے۔ یہ محاورہ جس نے بھی جاری کیا نہایت احمق اور نادان تھا۔ اس لیے میں کہتا ہوں یہ ناسمجھی سے نکل گیا ہو گا، اور اگر کوئی بزرگ رہے ہوں تو یہ تاویل کروں گا کہ بھولے بھالے تھے، ان کا ذہن اس طرف نہیں گیا ہو گا۔ بہر حال توبہ کرنی چاہیے۔ اس محاورے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دو۔

سلام کرنے کا مسنون طریقہ

اسی طرح آج کل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بجائے لوگ سلام علیکم کہتے ہیں۔ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب نے بنگلہ دیش میں سب کو توجہ دلائی کہ سلام علیکم کیا ہے؟ ہمزہ ظاہر کرو، جیسے نماز میں امام صاحب کہتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو نماز کے علاوہ بھی سلام کرتے وقت ہمزہ کو خوب واضح کرو۔

ایسے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی جگہ خدا حافظ چل پڑا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام فرمایا تھا، اس کو چھوڑ دیا، مسنون طریقہ چھوڑ کر، سنت کا طریقہ چھوڑ کر ایران سے خدا حافظ درآمد کر لیا، حالاں کہ نبی کے طریقے پر سلام کرنے میں زیادہ حفاظت ہے۔ السلام علیکم کے معنیٰ ہیں کہ اللہ کی طرف سے تم پر سلامتی ہو، خدا فارسی لفظ ہے، ایرانی لفظ ہے اور دین عربی میں نازل ہوا ہے، یہی دلیل ہے کہ خدا حافظ کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس دین میں نئی چیز مت نکالا کریں۔ آج کل لوگ کہتے ہیں کہ ہر چیز نئی ہونی چاہیے، پرانی چیزوں کو چھوڑنا چاہیے تو میں کہوں گا کہ زمین بھی پرانی ہے، بابا آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے، چھوڑ دو اس کو، آسمان بھی نیا ہونا چاہیے، صدیوں پرانے آسمان کے نیچے کیوں رہتے ہو؟ اور جب بریانی پکواتے ہو تو پرانا چاول کیوں تلاش کرتے ہو، نئے چاول سے کیوں نہیں پکواتے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

پرانے چاولوں کو پا نہیں سکتے نئے چاول
پکا لے ان سے خشکہ پک نہیں سکتی ہے بریانی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی چیزوں کو مٹا کر ہم تمہیں کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کرنے دیں گے۔ تو خدا حافظ کارڈ کریں اور السلام علیکم کو پھیلائیں۔

مسجد کا ایک اہم ادب

اسی طرح بنگلہ دیش کی بعض مسجدوں میں تھوک دان رکھے ہوئے تھے جس میں پان کھا کر تھوکتے ہیں اور بلغم وغیرہ بھی تھوکتے ہیں تو میں نے گزارش کی کہ یہ بتلائیں کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مالک کے گھر اپنا بلغم چھوڑ جائیں، حکم تو یہ ہے کہ جب کھانسی آئے تو جیب سے رومال نکالو، اس میں بلغم تھوک کر واپس جیب میں رکھ لو، اس طرح کرنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی، لیکن مساجد میں بلغم تھوکنا منع ہے اور وہاں تو مساجد میں بلغم کا اسٹاک ہو رہا تھا لہٰذا لوگوں نے فوراً ہٹا دیا، اللہ کا شکر ہے جہاں جہاں یہ چیز بیان کی گئی وہاں سے اگالدان بڑی خوشی خوشی ہٹا دیے گئے اور کہا کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور دعائیں بھی ملیں۔ بعض اوقات اس طرف ذہن نہیں جاتا بس جو چیز چل پڑے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

دلِ برباد کی دوسری علامت تھی غیر اللہ سے دل لگانا۔ ایک تو دل کا میلان ہوتا ہے، میلان ہونا گناہ نہیں ہے، کیسے؟ روزے کی حالت میں دل میں پانی پینے کا میلان ہوتا ہے، دل چاہتا ہے کہ پانی پی لوں تو اس میلان سے کوئی گناہ نہیں ہوا بلکہ روزے کا ثواب اور بڑھ گیا کہ آپ نے اپنے دل کے تقاضوں کو روکا۔ اسی طرح کسی کا عورتوں کی طرف، لڑکوں کی طرف، کسی حسین شکل کی طرف میلان ہو لیکن وہ اس میلان سے دل میلا نہیں ہونے دیتا، نہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے، نہ دل میں گندے خیالات پکاتا ہے بلکہ ان تقاضوں سے بچنے کا غم اٹھاتا ہے تو اس کا ثواب بڑھ گیا، اجر بڑھ گیا۔ دل پھنسانے کے معنٰی یہ ہیں کہ کسی حسین شکل کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا ہے، حرام نظر ڈال رہا ہے۔

بد نظری عورتوں کے لیے بھی حرام ہے

اور جتنا مردوں کو بد نظری کرنا حرام ہے اتنا ہی عورتوں کے لیے بھی بد نظری کرنا حرام ہے۔ عورتیں سمجھتی ہیں کہ نظر بچانے کا حکم ہمارے لیے نہیں ہے، مردوں کے لیے

ہے، حالاں کہ قرآن میں جہاں مردوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی کرلو وہیں عورتوں کے لیے بھی یہ آیت ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ[۱۰]

کہ ایمان والی عورتیں بھی اپنی نظریں بچائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے لیے کیا آیت نازل ہوئی:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ[۱۱]

کہ اے مسلمانو! اگر تمہیں پیغمبر علیہ السلام کی بیبیوں سے کوئی سوال کرنا ہو مثلاً گھر کا کوئی سودا وغیرہ لانا ہو تو اے صحابہ! ان سے پردے کے پیچھے سے بات کرو۔

نبی کی بیویوں سے جو امت کی مائیں ہیں ان سے بھی بے پردہ بات کی اجازت نہیں، جن کے گھر قرآن اُتر رہا تھا، جبرئیل علیہ السلام آرہے تھے تو اس زمانے میں ان کے دل کتنے اچھے تھے، کتنے صاف تھے۔ آج ہم کہتے ہیں کہ مولویوں نے خواہ مخواہ پردہ پردہ کا شور مچا رکھا ہے، ارے ہمارا تو دل صاف ہے، نظر پاک ہے۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ کی نظر صاف ہے، دل پاک ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کیسی تھی؟ جن کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم دے رہے ہیں کہ

يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ[۱۲]

اے علی! اچانک نظر تو معاف ہے، پہلی نظر معاف ہے، دوسری جو تم قصداً ڈالو گے، ارادہ کر کے وہ حرام ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نظر کے بارے میں فیصلہ کرو، اگر تمہاری نظر صاف ہے، دل پاک ہے تو ان کی نظر کیسی تھی، ان کا دل کیسا تھا جن کے لیے یہ حکم ہو رہا ہے۔

---

[۱۰] النور:۳۱

[۱۱] الاحزاب:۵۳

[۱۲] جامع الترمذی:۲/۱۰۶،باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ،ایچ ایم سعید

معلوم ہوا لوگوں کا یہ کہنا محض شیطانی چکر ہے، غلط دعویٰ ہے۔ کسی غیر عورت کو خالہ اماں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، آپا بنانے سے کچھ نہیں ہوتا، لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری آپا ہیں، منہ بولی بہن ہیں، اس طرح کہنے سے کوئی بہن نہیں بن جاتی، بولی سے کچھ نہیں ہوتا ہاں شیطان اپنی گولی مار دیتا ہے۔ یاد رکھو! شریعت میں ممانی، چچی اور سالی سے بھی پردہ ہے اور بھائی کی بیوی یعنی بھاوج سے تو سخت پردہ ہے، دیور کو تو موت قرار دیا ہے۔ ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شوہر کا بھائی تو موت ہے، جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا اس سے ڈرو۔ دیور سے پردہ نہ کرنے کی وجہ سے کتنے واقعات پیش آرہے ہیں جن سے بے حیائیاں پیدا ہو رہی ہیں، اللہ پناہ میں رکھے! بے پردگی کے نتائج بہت شدید ہوتے ہیں۔

بے پردگی کا وبال

میں حرم میں تھا کہ میرے شیخ مولانا ابرار الحق صاحب کے پاس ایک خط آیا کہ میری بیوی میرے بھائی سے محبت کرنے لگی ہے اور رو رہی ہے کہ مجھے کوئی تعویذ پلاؤ، اب تم مجھے اچھے نہیں لگتے۔ بتایئے! شوہر سے کہہ رہی ہے کہ تمہارے بھائی پر میرا دل آگیا ہے، مجھے کوئی تعویذ پلاؤ۔ تو حضرت نے لکھا کہ اختر کی لکھی ہوئی کتاب "روح کی بیماریاں اور ان کا علاج" روزانہ پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرے شیخ نے اپنے غلام کی کتاب کو پڑھنے کے لیے لکھا اور اس کتاب میں میری کیا بات ہے سب میرے بزرگوں کی باتیں ہیں، بزرگوں کے ارشادات اِدھر اُدھر سے جمع کر دیے ہیں۔

شرعی پردہ نہ کرنا بے حیائی اور بے غیرتی کی علامت ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پردہ مولویوں کی تنگ نظری ہے، زیادہ ضروری نہیں ہے، اس قسم کے خبیث جراثیم جن عورتوں کے اندر گھس گئے ہیں وہ اسمبلیوں میں بکواس کرتی ہیں اور اخباروں میں پردے کے خلاف بیان دیتی ہیں ان کا بیان نا قابلِ بیان ہے کیوں کہ بے حیائی اور بے غیرتی پر مبنی ہے۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ڈھاکہ کی ایک مسجد میں بیان فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ ضروری نہیں ہے وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغاوت تو کرتے ہی ہیں، لیکن ان کے اندر عقل کی کوئی کرن موجود نہیں، ان کے اندر حماقت کی بیماری ہے۔ اس پر بعض لوگوں نے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق دامت برکاتہم سے پوچھا کہ حضرت! جو لوگ پردے کے مخالف ہیں وہ بے وقوف کیوں ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو قرآن و حدیث کی دلیل سے پردے کا ضروری ہونا ثابت کرتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں! عقل سے ثابت کیجیے، تو حضرت نے فرمایا کہ تعجب ہے! تمہارے اندر قرآن وحدیث کی کوئی عظمت نہیں، جب تک عقل میں نہ آئے مانتے ہی نہیں ہو۔

ایک چھوٹے سے چھ سال کے بچے نے اپنے عقل پرست دہریہ ٹیچر کو ایسا دنداں شکن جواب دیا تھا کہ وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ وہ دہریہ ٹیچر کہہ رہا تھا کہ جو چیز نظر نہ آئے ہم اس کا وجود تسلیم نہیں کرسکتے۔ اس لیے بغیر دیکھے ہم خدا کو کیسے مانیں؟ تو وہ بچہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ سر! اجازت ہو تو ایک بات کہوں؟ ٹیچر نے کہا کہ کہو۔ بچے نے کہا کہ آپ نے کبھی عقل کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا کہ عقل کو تو نہیں دیکھا۔ بچے نے کہا کہ بغیر دیکھے آپ کسی چیز کا وجود تسلیم نہیں کرتے تو میں آپ کو بے عقل کہہ سکتا ہوں۔ استاد شرم سے پانی پانی ہو گئے اور اپنا سا منہ لے کے رہ گئے۔ ایک بچے نے دماغ ٹھیک کر دیا۔

بے پردگی ... عقل کی نظر میں

تو حضرت نے فرمایا کہ اب عقلی دلیل بھی سن لو۔ یہ بتاؤ کہ دودھ کو بلی سے بچاتے ہو یا کھلا رکھتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم دودھ کو بلی سے بچا کر نعمت خانے میں رکھتے ہیں جس میں جالی لگی ہوتی ہے تاکہ بلی نہ پی جائے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ روٹیوں کو چوہوں سے بچاتے ہو یا ایسے ہی کھلا رکھ دیتے ہو تاکہ چوہے کھا جائیں؟ انہوں کہا کہ روٹیوں کو چوہوں سے بچا کر رکھتے ہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا کہ گوشت جب خریدتے ہو تو چیلوں کو دِکھاتے پھرتے ہو یا اس کو جھولی میں رکھ کر چھپاتے ہو؟ کہا حضرت! چیلوں سے بہت ڈرتے ہیں اور گوشت کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ حضرت نے پوچھا کہ نوٹوں کو تم کہاں رکھتے ہو؟ جب ماہانہ تنخواہ ملتی ہے تو چار پانچ ہزار

ایسے ہی کُھلا لیے چلتے ہو یا اندر کی جیب میں رکھتے ہو اور جیب پر بھی ہاتھ رکھے رہتے ہو جیب کتروں کے ڈر سے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ جب تم نوٹوں کو چُھپانا ضروری سمجھتے ہو، دودھ کو بلی سے بچاتے ہو اور گوشت کو چیلوں سے بچاتے ہو تو کیا یہ تمہاری بہو بیٹیاں تمہاری روٹیوں سے کمتر ہیں، دودھ سے کیا ان کی قیمت کم ہے، کیا یہ گوشت سے زیادہ بے قیمت ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا اچھا یہ بتلاؤ دودھ کو خود طاقت ہے کہ بلی کے پاس پہنچ جائے؟ گوشت کو طاقت ہے کہ چیل کے پاس اُڑ جائے؟ روٹیوں کو طاقت ہے کہ چوہوں کے پاس خود دوڑ کر چلی جائیں؟ نوٹوں کی گڈیوں کو طاقت ہے کہ اُڑ کر جیب کتروں کے پاس پہنچ جائیں؟ لیکن عورتوں کے اندر طاقت اور صلاحیت ہے کہ یہ خود بھی کھنچ کر بھاگ سکتی ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ بلی اگر دودھ پی لے اور ایک کلو میں ایک پاؤ چھوڑ گئی تو بقیہ دودھ کیا آپ پی سکتے ہیں یا نہیں؟ سب نے کہا کہ پی سکتے ہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا چوہے اگر روٹی کتر گئے اور آپ کو بھوک شدید ہے تو چوہوں کی کتری ہوئی روٹی آپ کھا سکتے ہیں؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر حضرت نے پوچھا جیب کترے نوٹ چرا کر لے گئے، لیکن بعد میں ان کو خوف آیا اور دس ہزار کی گڈی واپس کر گئے تو کیا نوٹوں میں کوئی عیب لگا؟ وہ نوٹ آپ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ سب نے کہا جی حضرت بالکل کر سکتے ہیں، اس میں کوئی عیب کی بات نہیں۔ پھر حضرت نے پوچھا اچھا چیل گوشت اڑا کر لے گئی، تھوڑی دیر بعد پھر آئی اور بقیہ گوشت گرا گئی، اس گوشت کو دھو کر آپ پکا سکتے ہیں یا نہیں؟ یا وہ عیب دار ہو گیا؟ کیا شریعت میں اس کا کھانا ممنوع ہے؟ مفتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پوچھ لو، ایسے گوشت کو آپ دھو کر پکالیں تو بلا کراہت کھا سکتے ہیں، چور اگر نوٹ چرا کر لے جائیں اور پھر واپس کر دیں تو نوٹوں میں کوئی عیب نہیں لگتا، بلی اگر دودھ پی کر چھوڑ دے تو دودھ میں عیب نہیں لگتا، چوہے اگر روٹی کتر لیں تو روٹی عیب دار نہیں ہوتی، لیکن کسی کی بہو بیٹی کو کوئی چور اٹھا کر لے جائے خواہ ایک رات کے لیے یا ایک دن کے لیے تو سارے خاندان کا سر نیچا ہو جاتا ہے، وہ لڑکی عیب دار ہو گئی۔ یہ جو روزانہ آپ اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ فلانے کی بیٹی اغوا ہو گئی، تھانے میں رپورٹ کراؤ، مگر خاندان کا سر تو نیچا ہو جاتا ہے، اس کا رشتہ بھی نہیں لگتا کہ بھئی اس خاندان کی بیٹی دو دن کے لیے غائب ہو گئی تھی یا کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔

پھر یہ ظالم کس منہ سے کہتے ہیں کہ پردہ غیر ضروری ہے، کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہ اولڈ فیشن اور پرانے طریقے چھوڑنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ عقل کی ایک کرن بھی ان کے دماغ میں نہیں ہے، ان کے اسکروڈھیلے ہو چکے ہیں، شیطان ان کے اسکروؤں کو لوز کر چکا ہے، اصل میں یہ خباثت اور نفسانیت میں مبتلا ہیں، ورنہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جاپان، لندن، برطانیہ، امریکا، تھائی لینڈ، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ، پولینڈ جتنے بھی لینڈ ہیں جہاں بین الاقوامی اور انٹرنیشنل طور پر آج تم نے عورتوں کو دولتِ مشترکہ بنا رکھا ہے وہاں بے پردگی اور بے حیائی کے جدید فیشن سے کیا فائدہ پہنچا ہے؟ سوائے اس کے کہ ان کا نسب ثابت کرنا مشکل ہے، آج کسی انگریز کا حلالی ثابت کرنا مشکل ہے، چناں چہ برطانیہ کے بعض دوستوں نے بتایا کہ کسی انگریز سے اگر باپ کا نام پوچھ لو تو بُرا مان جاتا ہے، چناں چہ پاسپورٹ وغیرہ میں ولدیت میں ان کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے۔ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے ان فیشن پرستوں سے کہتا ہوں کہ اب بتاؤ! پردے پر تمہیں کیا اِشکال ہے۔ اس کے علاوہ نسب کی حفاظت نہ ہونے سے انگریزوں کو اپنے ماں باپ کی محبت نہیں ہوتی، کیوں کہ ان کی رگوں میں ماں باپ کا خون نہیں ہے، مشترکہ خون ہے، اس لیے ان کے ماں باپ جب بڈھے ہو جاتے ہیں تو شہر سے باہر پولٹری فارم کی طرح ایک جگہ بنائی ہوئی ہوتی ہے جس کا نام اولڈ ہاؤس ہے اس میں ان کو رکھتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ جا کر مل آتے ہیں اور ایک بسکٹ، ایک ڈبل روٹی دے دیا اور سمجھے کہ حق ادا کر دیا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دوستو! دردِ دل سے کہتا ہوں کہ ان دشمنوں، ان بے وقوفوں کے پیچھے مت چلو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلو، ان کی سنتوں کو زندہ کرو، ساری دنیا آپ کو بُرا کہے آپ برداشت کریں اور کسی کی پروانہ کریں ؎

سارا جہاں خلاف ہو پروانہ چاہیے
پیشِ نظر تو مرضیٔ جانانہ چاہیے

پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

غیر اللہ سے دل لگانے کے نقصانات

دل کی بربادی کی علامت غیر اللہ کے ساتھ دل لگانا ہے۔ غیر اللہ سے دل پھنسانے والے چین سے نہیں رہتے، زندگی ضایع ہو جاتی ہے، نہ دنیا کا رہتا ہے نہ آخرت کا، صحت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ دل میں اختلاج، ہائی بلڈ پریشر، اعصابی تناؤ، نسیان کی بیماری اور نہ جانے کیا کیا امراض ہو جاتے ہیں کہ میں کہہ نہیں سکتا اور جو لوگ اپنے دل کو بچائے ہوئے ہیں کیسے آرام سے سو رہے ہیں، سکون سے کھا رہے ہیں، کیسے مزے میں ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہی دولت نصیب فرمائیں اور غیر اللہ سے بچائیں، لیکن ماں باپ غیر اللہ نہیں ہیں، بیوی بچے غیر اللہ نہیں ہیں، جس بات سے اللہ ناراض ہوتے ہیں وہ ہے غیر اللہ۔ ماں باپ کا حق ادا کرنا، بیوی بچوں کا حق ادا کرنا، حلال روزی کمانا یہ غیر اللہ نہیں ہے، یہ عین حقوق العباد میں داخل ہے، ان کو ادا کرنا عین رضائے الٰہی ہے۔

دل کی تباہی کی تیسری علامت

آگے مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل برباد ہونے کی تیسری علامت یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں اسے مزہ نہ آتا ہو، یعنی نماز کو بڑی مشکل سے بڑی کسل مندی کے ساتھ پڑھتا ہے، نماز پڑھنا بڑی مصیبت سمجھتا ہے، لہٰذا اس کو اپنے شیخ سے مشورہ لینا چاہیے کہ اس کے دل کی سختی کیسے دور ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک خاتون آئیں کہنے لگیں کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے، نماز میں مزہ نہیں آتا، لہٰذا کیا کروں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جاؤ تین دن تک موت کو یاد کرو کہ ایک دن قبر میں اترنا ہے، جنازہ تیار ہے۔ بس تین دن کے بعد وہ خاتون آئیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے، موت کو یاد کیا، دل نرم ہو گیا اور میری غفلت دور ہو گئی۔ ہم بھی آج اس مراقبۂ موت سے اپنے دل کو نرم کر لیں۔ جب دل میں سختی آ جائے فوراً موت کو یاد کرو کہ موت آ گئی ؎

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی

روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پھر سوچے کہ روح نکل گئی، قینچی سے کپڑے کاٹ کر اتارے جارہے ہیں، پھر تختے پر ڈال کر مجھ کو نہلایا جارہا ہے، کفنایا جارہا ہے، قبر میں اتارا گیا، پھر تختے لگائے گئے اور مٹی ڈال کر سب آگئے۔ اب اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ زندگی میں کیا کیا مزے اُڑائے؟ کیا کیا کام کر کے لائے ہو؟ کیا بتاؤ گے کہ میں نے فلاں جگہ سینما بنایا تھا!

آج پتا چل جائے گا کہ قیامت تک جتنے لوگوں نے بھی سینما دیکھا ہے سب کا سارا گناہ تیری گردن پر ہے اور تیری دوکان پر ٹی وی بھی تھا، جتنے لوگ جب تک ٹی وی دیکھتے رہے ان سب کا گناہ بھی تیری گردن پر ہے، لہٰذا جب تک وہ گناہ جاری رہے گا اس کا وبال تیری گردن پر ہوگا ذرا عقل کو درست کرلو، قبر میں جنازہ اترنا ہے ؎

مٹنے والی شادمانی ہیچ ہے
چند روزہ زندگانی ہیچ ہے

پس اگر نماز میں دل نہیں لگتا تو دل لگنا ضروری نہیں، دل لگانا ضروری ہے، بہ تکلف دل لگائیں۔ جو شخص نماز تو بے دلی سے پڑھے لیکن لمبے لمبے وعظ کہتا ہے، وعظ میں مزہ آتا ہے اور نماز میں دل نہیں لگاتا یہ علامت ہے دل کے برباد ہونے کی اور یہ دلیل ہے کہ اس کے دل میں اخلاص نہیں ہے، مخلوق کی تعریف سے مزہ آرہا ہے، اس لیے اس میں دل لگ رہا ہے۔ لمبے وعظ اللہ والوں نے بھی کہے ہیں۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین تین گھنٹے وعظ کیا ہے۔ اللہ والے وعظ کہہ کر اکڑتے نہیں، بلکہ ڈرتے ہیں کہ معلوم نہیں قبول بھی ہے یا نہیں۔ اللہ والوں کا وعظ خالص اللہ کے لیے ہوتا ہے اور دنیادار واعظین وعظ کہہ کر اُجرت لیتے ہیں۔

دل کی تباہی کی چوتھی علامت

دل کے برباد ہونے کی چوتھی علامت یہ ہے کہ جس کسی کی بھی اس کو دعوت مل جائے فوراً تیار ہو جائے۔ یہ نہ پوچھے کہ وہاں پر بے پردہ عورتیں ہوں گی، وہاں فوٹو گرافر تو نہیں آئے گا، یعنی خلافِ شرع کام تو نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کر دیا کہ جس مجلس میں خلافِ شرع کام ہو رہا ہو وہاں سے اُٹھ جانا واجب ہے، مثلاً دعوت کھا رہے ہیں اور میزبان نے قطعی اطمینان دلایا تھا کہ وہاں فوٹو گرافر نہیں آئے گا، لیکن اگر کھانے کے دوران اچانک آگیا اور فوٹو کھینچنے لگا تو کھانا چھوڑ کر فوراً وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے، خواہ ایک ہی لقمہ کھایا ہو۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ اس وقت فرار واجب ہے، قرار نہیں، سن لو! اس وقت وہاں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ کیا دلیل ہے؟ ملّا علی قاری فرماتے ہیں:

لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ[۱۳]

جس مجلس میں منکر ہو رہا ہو، مثلاً وہاں فوٹو کھینچا جا رہا ہو، آپ کا نہیں خواہ دوسروں کا کھینچا جا رہا ہو وہاں بھی بیٹھنا جائز نہیں ہے، منکر تو ہو رہا ہے، اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہے، وہاں قرار جرم ہے، مثلاً کسی مجلس میں حکومت کی بغاوت ہو رہی ہے اور کوئی وہاں کھڑا رہے، چاہے خود باغی نہیں ہے، مگر حکومت کی نظر میں وہ باغی شمار ہو گا، کیوں کہ باغیوں کے ساتھ کھڑا ہے، اس لیے ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں، جہاں جہاں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے، اللہ ہم سب کو معاف فرمائیں، توفیق توبہ نصیب فرمائیں اور اے اللہ! تیرے بھروسے پر عزم کرتے ہیں کہ کسی کو خوش کرنے کے لیے اے اللہ! آپ کو ناخوش نہیں کریں گے۔

خواجہ صاحب کا شعر یاد آیا بڑا پیارا شعر ہے ؎

حال میں اپنے مست ہوں غیر کا ہوش ہی نہیں
رہتا ہوں میں جہاں میں یوں جیسے یہاں کوئی نہیں

قانونِ الٰہی میں دخل اندازی کرنا بغاوت ہے

میں نے ایک بات عرض کی تھی کہ بے پردگی کے خلاف جب علماء احتجاج کرتے

---

[۱۳] مرقاۃ المفاتیح: ۲۰۷/۴، باب البکاء علی المیت، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہیں تو اسمبلی میں بھی چند فیشن ایبل قسم کی خواتین جو شریعت اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں وہ اپنا بیان دے دیتی ہیں کہ ملّاؤں کا بیان ہم نہیں سننا چاہتیں، ہم پردے میں نہیں رہنا چاہتیں۔ ارے! خدا کے قانون میں کیوں دخل دیتی ہو؟ تمہارا جو جی چاہتا ہے تم وہ کرو، خود بھگتو گی، لیکن یہ بیان دے کر اپنا شمار باغیوں میں نہ کرو، اس لیے تمہارا یہ بیان ناقابلِ بیان ہے، یعنی یہ بیان مردود ہے مبغوض ہے، سو تم اپنی قبروں میں آگ کے انگارے مت بھرو۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا بیان ناقابلِ بیان کیوں ہے تو جواب یہ ہے کہ جو بیان مردود ہوتے ہیں وہ ناقابلِ بیان ہوتے ہیں، مطرود ہوتے ہیں۔

میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم جمعہ کے دن ایک حدیث سناتے ہیں، وہی حدیث سنا کر میں مجلس کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ ہم کہاں تک بیان کریں گے، اللہ کے دین کا احاطہ کون کرسکتا ہے؟ ارے! ان کی رحمت کا کچھ بہانہ ڈھونڈ لیتے ہیں کہ اللہ اپنی رحمت کو بہانہ بنادیں۔ ہماری اس گزارش کو میری زبان اور آپ کے کان کو اللہ قبول کرلیں اور اپنی ہدایت کا بہانہ بنادیں۔ میں سارا دین کیسے ایک گھنٹے میں بیان کرسکتا ہوں، لیکن جب اللہ تعالیٰ ہدایت کا فیصلہ کریں گے تو ہمیں سارا دین اللہ عطا فرمادیں گے، ہمیں خود فکر ہوجائے گی، خود بخود توفیق ہوجائے گی بہشتی زیور پڑھنے کی، تعلیمِ اسلام پڑھنے کی اور علماء سے پوچھ پوچھ کر عمل کرنے کی، مثلاً علماء سے پوچھنا چاہیے کہ نماز سنت کے مطابق کیسے پڑھی جاتی ہے؟ میں بھی اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ آکر پوچھو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو سنت کے مطابق پوری نماز سِکھادوں گا۔

سنت کے مطابق نماز پڑھنا سیکھو

حضرت شاہ ابرار الحق صاحب نے فرمایا کہ میں نے مفتی محمود الحسن صاحب صدر مفتی دیو بند سے پوری نماز سیکھی کہ کیسے رکوع کیا جاتا ہے، کیسے سجدہ کیا جاتا ہے، قیام کی کیا سنت ہے، قعدہ کی کیا سنت ہے؟ بڑے بڑے علماء تو سیکھ رہے ہیں، مگر ہم جیسے کہ کوئی پروفیسر ہے، کوئی تاجر ہے، ہم کو فکر نہیں کہ ہم سنت کے مطابق نماز سیکھیں۔ آپ کسی دن خانقاہ میں آیئے، ہم سے کہیے کہ ہم کو سنت کے مطابق نماز سکھایئے، ہم آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ نیت

باندھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک کی تمام سنتیں پیش کریں گے۔ اس ایک مجلس میں تمام کام نہیں ہوسکتے، لہٰذا اس کے لیے کوئی اور وقت نکالیے۔ اگر فی الحال وقت نہیں ہے تو ”آئینۂ نماز“ ایک کتاب ہے مفتی سعید احمد صاحب مفتی اعظم سہارن پور رحمۃ اللہ علیہ کی۔ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نے مجھ کو لکھا کہ یہاں لوگ اس کتاب سے نماز پڑھتے ہیں، لہٰذا اس کو خرید لیا جائے۔ اور میرا ایک رسالہ ہے ”پیارے نبی کی پیاری سنتیں“ وہ یہاں خانقاہ سے مفت میں مل جائے گا۔

جمعہ کے دن کے سات اعمال

اب میں جمعہ کے سات اعمال والی حدیث سنائے دیتا ہوں۔ جمعہ کے دن کے سات عمل کو صحاحِ ستہ کے چار محدثین نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے، امام ابنِ ماجہ نے، امام ترمذی نے اور امام نسائی نے یہ روایت بیان کی کہ جمعہ کے دن جو یہ سات عمل کرلے تو مسجد تک جتنے قدم چلے گا ہر ایک قدم پر ایک سال نفلی نماز کا اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملے گا مثلاً اگر سو قدم پر مسجد ہے تو سو برس کی نماز کا ثواب اور سو برس کے روزوں کا ثواب مل جائے گا۔ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ صحاحِ ستہ میں کسی عمل پر اتنی فضیلت وارد نہیں ہے جتنا کہ اس عمل پر ہے اور عمل بھی اتنا آسان کہ یہ ڈر بھی نہیں کہ بھائی جب اتنا ثواب ہے تو بڑا مشکل عمل ہو گا، بہت آسان عمل ہے سن لیجیے:

۱)...... غسل کرنا۔

۲)...... اچھے کپڑے پہننا۔

۳)...... مسجد جلدی جانے کی کوشش کرنا۔

۴)...... پیدل جانا مَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ سواری پر نہ جائے، لیکن جو ضعیف، کمزور اور بیمار ہو وہ مستثنیٰ ہے، اس کو سواری پر جانے سے بھی ان شاء اللہ پیدل جانے ہی کی فضیلت حاصل ہو گی۔

۵)...... امام کے قریب بیٹھنا۔

۶)...... خطبہ غور سے سننا۔

www.khanqah.org

۷)...... کوئی لغو کام نہ کرنا، یعنی فضول و بے ہودہ حرکت نہ کرے۔[۱۴]

یہ سات عمل ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جو یہ سات اعمال کرے گا اس کو مسجد تک ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نفلی نمازوں کا ثواب ملے گا[۱۵] اور سید الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عشاق کو حکم دیا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے بعد بھی ہم درود نہ پڑھیں تو کتنی نالائقی اور محرومی کی بات ہے۔

اس کے بعد ان شاء اللہ! کھانے پینے کی سنتیں بھی سناؤں گا۔ مذاکرہ کا سلسلہ رہنا چاہیے۔ سنتوں کی کتاب خرید لیجیے۔ اس میں سنت دیکھیے، مثلاً کھانا ہاتھ دھو کر، دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے اور بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ پڑھ کر کھانا چاہیے۔

یہ سب سنتیں ہیں، لیکن آج دیکھتا ہوں کہ کوئی کھڑے ہو کر کھاتا ہے، کوئی میز کرسی پر کھا رہا ہے، یہ سب حال دیکھ کر دل روتا ہے۔ ارے میاں! قالین دری بچھاؤ، کچھ نہیں ہے تو بوریا بچھالو، چٹائی بچھالو، ورنہ ایسے ہی فرش پر بیٹھ جاؤ، دستر خوان بچھا کر کھاؤ، دیکھو دل میں کتنا نور پیدا ہوتا ہے۔

اللہ سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا اصل حکم تو یہی ہے چپکے چپکے مانگنا اور گڑ گڑا کر مانگنا، لیکن اجتماع میں صحابہ سے جہراً مانگنا بھی ثابت ہے، لہٰذا تعلیم بھی ہو جاتی ہے کہ اس طرح سے دعا مانگنا چاہیے، لیکن میں ان شاء اللہ پہلے دو ایک منٹ خاموشی سے دعا کروں گا، پھر زور سے کروں گا۔ پہلے اپنے مقاصد کا خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو قبول فرمائے، پہلے درود شریف پڑھ لیا جائے

---

۱۴ مرقاۃ المفاتیح: ۴۳۶/۳ باب التنظیف والتکبی للجمعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۱۵ سنن النسائی: ۲۰۷/۱، باب الفضل فی الدنو من الامام، المکتبۃ القدیمیۃ

اور آخر میں بھی درود شریف پڑھ لیا جائے، اوّل آخر درود شریف پڑھنے سے دعا جلد قبول ہو جاتی ہے، ورنہ دعا معلق رہتی ہے، آسمان کے اوپر نہیں جاتی۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کی اصلاح فرمادے، ہم میں سے ہر ایک کو اپنا بنالے، جتنا بڑا مجمع ہے سب کی دعا سب کو مل جائے، سب کی دعا ہر شخص کے حق میں قبول ہو جائے۔ اور دعا کی سنت کیا ہے؟ دیکھو! بعض لوگوں کے ہاتھ کی انگلیاں اٹھی ہوئی ہیں منہ کی طرف ہیں، کوئی مٹھی باندھے ہوئے ہے جیسے حقہ پی رہا ہے، کوئی انگلیوں کو انگلیوں میں کیے ہوئے ہے، لیکن دعا کی سنت یہ ہے کہ دعا میں ہتھیلیوں کو سینے کے سامنے پھیلائیں اور ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف ہو۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لِاَنَّ السَّمَاءَ قِبْلَةُ الدُّعَاءِ[۱۶]

دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف ہو، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، سب آسمان کی طرف رخ رکھتی ہوں اور تھوڑا سا دونوں ہاتھوں میں فاصلہ ہو اور درود شریف پڑھ کر کہ دعا کی جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کی اصلاح فرمادے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اللہ والی زندگی اور تقویٰ والی زندگی نصیب فرمادے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد فرما کر اپنی غلامی کی اور فرماں برداری کی نعمت نصیب فرمادیجیے، یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو صحتِ جسمانی اور صحتِ روحانی نصیب فرمایئے، ہم میں سے ہر ایک کو ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق نصیب فرمایئے۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا محبوب اور اپنا مقبول بندہ بنالیجیے، ہم میں سے ہر ایک کے بچوں کو نیک بنادیجیے، ہم میں سے ہر ایک کی تجارت کو حلال رزق نصیب فرمایئے، دنیا میں بھی عافیت سے رکھیے اور آخرت میں بھی عافیت سے رکھیے، جو لوگ یہاں آئے ہمارے عزیز،

[۱۶] الدر المختار: ۲/۲۱۰، فروع قرأ بالفارسیة، باب صفة الصلوٰة، دار عالم الکتب، ریاض

دوست، احباب سب مسلمانوں کے لیے دعا قبول فرمایئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَدَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَالشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ[۱۷]

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ

اے اللہ! جتنی بھلائیاں آپ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگیں وہ بھلائیاں ہم سب کو نصیب فرمایئے اور جتنی بُرائیوں سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ان سب سے پناہ نصیب فرمایئے، آمین۔

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ٹی وِی کے نقصانات

دیکھ کر ٹی وِی کو اب ہیں لوگ ٹی بی کا شکار
جُرمِ ڈاکہ جُرمِ چوری جُرمِ عشقِ زُلفِ یار

دوستو ٹی وِی کو ویٹو کر کے دیکھو پھر بہار
دل میں اپنے چین و راحت کی فضائے ساز گار

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

---

[۱۷] مرقاۃ المفاتیح: ۵/۲۴، ذکر بلفظ سلوا اللہ العفو والعافیۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا، نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا۔

۱) ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجمہ: ڈاڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ) سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ اور

www.khanqah.org

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ و رسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آئندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللہ اَللہ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

❁❁❁❁

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کر و یا سن لیا کر و اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہو گی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

❁❁❁❁

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے نبی آپ نصیحت فرمائیں، نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے۔ علماء کرام اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم کو دین کی بات یا وعظ و نصیحت سے نفع نہیں ہوتا تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔ اگر نصیحت نفع نہیں دے رہی تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے دل میں نہایت کمزور درجے کا ایمان ہے جو اس کے دل کی تباہی کی واضح علامت ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''گناہوں سے بچنے کا راستہ'' میں دل کی تباہی کی وجوہات اور علامات قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت مفصل انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ حضرت اقدس نے دل کی تباہی کو گناہوں سے نہ بچنے کی ایک بڑی وجہ فرمایا ہے۔ اسی لیے اس وعظ میں مختلف گناہوں کی خرابیوں اور ان سے بچنے کا راستہ ایسے پیارے اور دل نشین انداز میں بیان فرمایا ہے جو دلوں پر اثر کیے بغیر نہیں رہتا اور جس کی برکت سے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں گناہوں کی دلدل سے نجات پا کر حیاتِ طیبہ کی حامل ہوئی ہیں۔

www.khanqah.org

AW100

ناشر

کتب خانہ مظہری